طب جدید

دوائی سے متعلق شرعی احکام واصول

ڈاکٹر مولانا مفتی عبدالواحد

رئیس دارالافتاء جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

موصوف نے مقالہ ھذا اچھابنوں فقہی اجتماع (جو کہ جدید میڈیکل سائنس سے متعلقہ مسائل اور اس کا فقہی حل کے عنوان سے تھا) میں پیش کرنے کے لئے بھیجا تھا موصوف اس اجتماع میں شرکت نہ کر سکے البتہ ان کا مقالہ اجتماع میں پیش کیا گیا تھا۔ یہاں قارئین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہے........ادارہ

جو چیزیں علاج میں کام آتی ہیں چار قسم کی ہیں۔ جمادات، نباتات، حیوانات اور ان سے مرکب چیزیں۔

نمبر شمار:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار:	ذیلی عنوانات
۱:	دوا کے بارے میں احکام	۲:	دوا کے استعمال کے طریقے
۳:	داخلی اور خارجی استعمال کا حکم	۴:	جمادات کا بیان
۵:	نشہ کی چیزوں کا حکم	۶:	نباتات کا بیان
۷:	حیوانات کا بیان	۸:	تبدیل ماہیت کا بیان
۹:	تجویز ادویہ سے متعلق چند اور احکام		

دوا کے استعمال کے طریقے:

علاج میں کام آنے والی دواؤں کے استعمال کے دو طریقے ہیں اور دونوں کے شرعی حکم علیحدہ ہیں۔ ایک داخلی استعمال اور دوسرا خارجی استعمال۔

داخلی استعمال صرف حلق میں اور پیٹ میں پہنچ جانے کو کہتے ہیں یعنی داخلی استعمال کھانے پینے کا نام ہے۔ اس کے سوا جتنے طریقے استعمال کے ہیں سب خارجی ہیں حتی کہ تر چیز ناک میں سڑکنا (استنشاق) اور تر دوا ناک میں ٹپکانا (سعوط) اور ناک میں دوا پھونکنا (نفوخ) اور منجن ملنا (سنون) اور کوئی تر یا خشک دوا سونگھنا (شموم) اور ناس لینا (عطوس) اور چبانا اور کلی کرنا اور ٹیکہ لگوانا بھی خارجی استعمال ہیں بشرطیکہ دوا حلق میں نہ پہنچے۔ لیکن سوائے شموم (سونگھنے) کے اور ٹیکے کے سب میں خطرہ ہے کہ دوا حلق میں پہنچ جائے بلکہ اغلب ہے کہ پہنچ جاتی ہے لہٰذا اکثر کا اعتبار کرتے ہوئے یہ سب بھی داخلی استعمال کے حکم میں ہیں اور یہ احتیاط ضروری ہے کہ جس چیز کا داخلی استعمال درست نہیں وہ ان طریقوں سے استعمال نہ کی جائیں ورنہ اگر ذرا بھی حلق میں پہنچ گئی تو حرام چیز کھانے کا گناہ ہوگا اور کوئی احتیاط کر سکے (کہ حلق میں نہ جانے پائے) تو استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

داخلی اور خارجی استعمال کا حکم:

مسئلہ: جو چیز نجس العین ہے یعنی ناپاک ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، شراب، مردار (اور اس کا گوشت چربی وغیرہ) اور خنزیر کا گوشت وغیرہ اس کا نہ تو خارجی استعمال درست ہے اور نہ ہی داخلی استعمال درست ہے۔

مسئلہ: اور جو چیز دوسری چیز کے ملانے سے نجس ہوئی ہے اس کا داخلی استعمال درست نہیں البتہ خارجی استعمال جائز ہے۔ جیسے ناپاک پانی یا وہ سرمہ جس میں پتوں کا پانی (Bile) پڑا ہو جبکہ ادویات سے پتوں کا پانی زیادہ نہ ہو اور جیسے شراب آمیز ادویات جبکہ شراب مغلوب اور دوا غالب ہو۔

اس استعمال کی صورت میں جس حصہ پر دوا لگی ہو اس حصہ کو نماز کے وقت دھونا اور باقاعدہ پاک کرنا ضروری ہے۔

ایسی ناپاک چیز سے خارجی استعمال میں بھی پرہیز کرے تو زیادہ بہتر اور مناسب ہے کیونکہ بعض اوقات شدت مرض میں خیال نہیں رہتا اور کپڑوں میں بھی نجاست لگ جاتی ہے یا ہاتھ بلا دھوئے کسی برتن میں پڑ جاتا ہے اور وہ برتن اور پانی ناپاک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گھر کے دوسرے افراد کو بھی نجاست لگ جاتی ہے۔

تنبیہ: شریعت اسلامی میں کسی چیز کی حرمت کی علت چار چیزیں ہیں۔

(i) نجاست۔ (ii) مضرت۔ (iii) خباثت یعنی گھن والی ہونا جیسے کیڑے مکوڑے۔ (iv) نشہ۔

مسئلہ: جب مضر اور غیر مضر چیزیں مل جائیں تو اگر ملانے سے نقصان جاتا رہے۔ تو ممانعت بھی جاتی رہے گی جیسے سنکھیا کے ساتھ کوئی اس کا اتار ملا دیا جائے۔

مسئلہ: جب خبیث اور غیر خبیث مل جائیں تو اگر خباثت اور گھناؤنا پن باقی رہے تو حرمت کا حکم ہوگا اور اگر نہ رہے تو حلت کا حکم ہوگا۔

جمادات کا بیان:

جمادات سے مراد وہ اشیاء ہیں جو جڑی بوٹیوں (نباتات) اور حیوانات اور حیوانوں کے فضلہ اور اجزاء کے علاوہ ہیں جیسے مٹی، سونا، چاندی، ہڑتال، تانبہ، زہر مہرہ، سنگ یشب وغیرہ (دیگر معدنیات Minerals)

جمادات سب پاک اور حلال ہیں سوائے اس کے جو مضر ہو یا نشہ لانے والا ہو۔ اور اگر مضر چیز کا نقصان کسی طرح جاتا رہے یا چیز نشہ لانے والی نہ رہے تو ممانعت بھی نہ رہے گی۔

مٹی کھانے، پان میں چونہ کھانے اور گل ارمنی، گیرو، ملتانی اور سنگ یشب وغیرہ کھانے کا حکم یہ ہے کہ اگر نقصان کریں تو جائز نہیں اور اگر نقصان نہ کریں تو درست ہے مثلاً پان میں چونہ زیادہ کھانا جو دانتوں کو خراب کرے یا اس سے اور کوئی نقصان ہو تو درست نہیں اور بقدر ضرورت ونفع درست ہے۔ چونہ اتنا کھانا جس سے دانتوں پر دھڑی جم جائے جائز نہیں ہے نہ مردوں کو نہ عورتوں کو کیونکہ مضر ہے۔

مسئلہ: تمباکو کو اگرچہ بناتات میں سے ہے لیکن اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک اور جس مقدار میں تمباکو نوشی نقصان نہ کرے تو مکروہ تنزیہی ہے اور جب اور جس مقدار میں نقصان دینے لگے تو مکروہ تحریمی ہے۔

تنبیہ: اگر کوئی زیادہ چونہ کھانے کا عادی ہو گیا اور دھڑی جم گئی تو اگر آسانی سے وہ چھوٹ سکے تو غسل کرنے میں چھڑانا ضروری ہے اور نہ چھوٹ سکے تو معاف ہے۔

کشتہ جات اور سمیات (Poison and Poisonous Drugs) کا حکم بھی معلوم ہوا کہ کسی حاذق ورقابل اعتماد طبیب کی رائے کے بغیر ان کا استعمال درست نہیں اور اگر حاذق ورقابل اعتماد طبیب کھلائے تو درست ہے کیونکہ وہ کسی نفع کے لئے کھلاتا ہے۔

مسئلہ: سونا چاندی بھی جمادات میں سے ہیں لیکن یہ دوسرے جمادات کی طرح دوا میں کام آنے کے علاوہ آرائش وغیرہ کے کام بھی آتے ہیں۔ دوا کے طور پر اور عورتوں کے لئے زیور کے طور پر استعمال کرنے کے علاوہ شریعت میں ان کے اور استعمالات سے منع کیا ہے۔ لہذا سونے چاندی کی سلائی یا سرمہ دانی یا اور آلات کا استعمال یا ان کے برتن میں دوا بھگوانا یا رکھنا یا پینا یا کوئی معجون یا اور کئی دوا مرہم وغیرہ سونے چاندی کے برتن میں رکھنا جائز نہیں نہ مرد کو نہ عورت کو۔ اسی طرح سونے چاندی کی کمانی اور فریم والی عینک لگانا بھی منع ہے۔

مسئلہ: سونے چاندی کے ورق کھانا یا سرمہ میں ڈالنا یا چاندی کا ٹکڑا دوا میں بھگو دینا یا چاندی کا بجھاؤ دینا دوا میں جائز ہے۔

مسئلہ: دانت کو سونے چاندی کے تار سے باندھنا دفع حرج کے لئے جائز ہے کیونکہ اور کسی دھات کے تار سے باندھنے سے مسوڑھے گل جاتے ہیں۔

مسئلہ: سونے کی ناک لگانا یا بدن میں کسی جگہ سونے کی نلی چڑھانا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر سونے چاندی کے ورق معجونوں میں اس طرح کر دیے جائیں کہ تمام ادویہ کے ساتھ حل ہو کر ایک ذات ہو جائیں تو اس صورت میں وہ سونا چاندی کسی شمار میں نہ ہوگا اور اگر پوری طرح حل نہ ہوں تو کپڑے کی گوٹ کی طرح محض تابع ہیں کیونکہ اس کو سونا چاندی کی معجون کوئی نہیں بلکہ جزو غالب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

مسئلہ: بدن میں جوئیں پڑتی ہوں تو بطور علاج مردوں کے لئے بھی ریشم کا کپڑا پہننا جائز ہے۔

نشہ کی چیزوں کا حکم:

(i) ان میں جو چیزیں خشک (Soild) ہیں وہ سب پاک ہیں اور شدید ضرورت کے وقت مثلاً کسی علاج کے لئے طبیب کی رائے سے اتنی مقدار ان خشک چیزوں کا کھانا درست ہے جو نشہ نہ لائے اور اتنی مقدار کا استعمال جس سے نشہ آتا ہو ہرگز جائز نہیں ہے۔ لیکن حتی الامکان غیر نشہ آور مقدار سے بھی پرہیز اور احتیاط زیادہ مناسب ہے کیونکہ اکثر تھوڑے سے بہت تک نوبت ضرور آجاتی ہے اور ضرورت وعدم ضرورت کا خیال نہیں رہتا۔ اور اگر ان خشک نشہ آور اشیاء کا استعمال محض لہو ولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔ خشک نشہ آور اشیاء میں فیون (اور اس سے حاصل نشہ اور ادویہ واشیاء مثلاً کوڈی Codeine، پیتھیڈین Pethidine، ہیروئن Heroine، بھنگ، گانجہ، چرس،

معجون فلک سیر وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) وہ نشہ آور اشیاء جو سیال (Liquid) ہوں ان کی دو بڑی اقسام ہیں۔

(الف) جو بالاتفاق تمام ائمہ مجتہدینؒ کے نزدیک ناپاک اور حرام ہیں ان کی چار قسمیں ہیں۔

1: انگور کی کچی شراب۔ 2: انگور کی پکی شراب۔ 3: منقی کی شراب۔ 4: کھجور کی شراب۔

ان چار قسموں کا ایک قطرہ بھی پینا یا گھر میں رکھنا یا کسی کام میں لانا جائز نہیں اور ان کی خرید وفروخت بھی نہیں ہوسکتی۔

(ب) ان چار کے علاوہ اور شرابیں مثلاً آلو، جو اور گندم سے حاصل شدہ سپرٹ اور الکحل (Alcohol)۔ان کا حکم یہ ہے کہ ایک روایت کی رو سے یہ بھی حرام اور نجس ہیں اور ایک کی رو سے پاک ہیں۔لہٰذا دوا کے طور پر استعمال کی اجازت ہے البتہ اگر الکحل انگور، کھجور یا منقی سے تیار کی گئی ہو وہ ناپاک وحرام ہوگی۔اس کا ایک قطرہ بھی پینا یا کسی طرح استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ہومیو پیتھک ادویات میں بھی یہی حکم ہے کہ ان کو جب دوا کی ضرورت ہو صرف اس وقت استعمال کیا جائے کیونکہ ان میں بھی الکحل کا استعمال ہوتا ہے۔

مسئلہ: کلوروفارم یا ایتھر (Ether) وغیرہ سونگھا کر عمل جراحی کے لئے بے ہوش کرنا جائز ہے۔

نباتات کا بیان:

نباتات سب پاک اور حلال ہیں سوائے اس کے جو مضر ہو یا جو نشہ آور ہو۔مضر میں ممانعت کی وجہ ضرر ہے جب ضرر نہ رہے تو اس کے استعمال میں کچھ بھی حرج نہیں ہے۔جیسے جمال گوٹہ، کچلہ وغیرہ کہ طبیب کی رائے سے ان کا استعمال بلاتکلف جائز ہے۔

حیوانات کا بیان:

مسئلہ: عورت کا دودھ آنکھ میں یا کان میں بطور دوا کے ڈالنا جائز ہے۔

مسئلہ: زندہ جانور کو جلانا یا ضرورت سے زیادہ تکلیف دینا جیسے زندہ جانور کو تیل میں ڈال کر جلانا یا شیشی میں کیڑوں کو بھر کر گرم کھچڑی یا پانی میں رکھ کر تیل بنانا درست نہیں۔ مار کر تیل میں ڈالنا چاہیے اس سے اثر میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ بیر بہوٹی کو شیشی میں بند کر کے چند روز رکھتے ہیں تا کہ وہ مر جائیں یہ بھی بے رحمی ہے۔اگر کوئی اور ترکیب نہ ہو تو بدرجہ مجبوری جائز ہے۔

مسئلہ: زندہ جانور کا کوئی جزو جس میں حس ہوتی ہے کاٹ کر کام میں لانا درست نہیں اور ایسا جزو کاٹ کر کام میں لانا جو غیر ذی حس ہو جیسے زندہ ہاتھی کا دانت کاٹ لیں یا بکری کے بال کاٹ لیں تو یہ پاک ہے پھر اگر یہ حلال جانور کا جزو ہے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے اور اگر غیر ماکول یعنی حرام جانور کا جزو ہے تو اس کا صرف خارجی استعمال درست ہے۔

اسی قاعدے کی بنا پر سانپ کا دانت سرمہ میں ڈالنا جائز ہے خواہ زندہ کا لیا جائے یا مردہ کا۔

مسئلہ: دریائی جانور سب پاک ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے مذبوح ہوں یا غیر مذبوح لہٰذا تمام دریائی جانوروں کا اوران کے تمام اجزاء کا خارجی استعمال درست ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سوائے مچھلی کے کسی اور دریائی جانور کو کھانا درست نہیں۔

تنبیہ: مینڈک کو مارنے میں کراہت ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے؟

عن عثمان بن عبدالرحمن ؓ ان طبیبا ذکر صفد عا فی دوا ءِ عند رسول اللہ ﷺ فنھا ہ عن قتلھا (مسند احمد)

حضرت عثمان بن عبدالرحمنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک طبیب نے دوا میں مینڈک کے اجزاء ملانے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔

ہاں اگر مارا ہوا ہو تو خارجی استعمال میں کچھ حرج نہیں۔ یہ حکم دریائی مینڈک کا ہے۔ رہا خشکی کا مینڈک تو وہ نجس ہے لہٰذا وہ مرا ہوا مردار کے حکم میں ہے البتہ ذبح کیا گیا ہو تو پاک ہے یا بہت ہی چھوٹا ہو۔ دریائی مینڈک کے پیروں کی انگلیوں کے بیچ میں کھال ہوتی ہے جیسے بطخ کی۔

مسئلہ: سرطان کا اثر چونکہ جلانے کے بعد بھی باقی رہتا ہے لہٰذا سرطان کو جلا کر استعمال کرنا چاہئے۔

مسئلہ: جند بیدستر کا داخلی استعمال بالاتفاق جائز نہیں۔ حنفیہؒ کے نزدیک اس کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ دریائی جانور کا جزو ہے دوسرے یہ کہ خصیہ (Testicle) ہے جس کی صریح ممانعت حدیث میں آئی ہے۔

مسئلہ: کیڑے مکوڑے اور خشکی کے وہ تمام جانور جن میں دم سائل (بہنے والا خون) نہ ہو پاک ہیں جیسے بہت سے حشرات الارض بچھو، تتیے، چھوٹی چھپکلی (یعنی وہ جو بالشت سے کم ہو) جس میں دم سائل نہ ہو۔ چھوٹا سانپ (یعنی جو بالشت سے کم ہو) جس میں دم سائل نہ ہو ان کا خارجی استعمال ہر طرح درست ہے اور سوائے ٹڈی سب کا داخلی استعمال حرام ہے۔ لہٰذا چیچک کے مریض کو مکھی یاقوت باہ کے لئے خراطین (کینچوے) کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ: کینچوے (Earthworms) وغیرہ کا اثر لینے کی تدبیر یہ ہے کہ یہ چیز مرغی کے بچوں کو کھلائی جائیں پھر بچوں کو ذبح کر کے کو خود کھالے۔ مرغی کے بچوں کے کینچوے کھلانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جگہ وہ ڈال کر مرغی کے بچوں کو اس طرف ہنکا دے وہ خود کھالیں گے۔ اپنے ہاتھ سے ان کے سامنے نہ ڈالے۔

مسئلہ: کیڑوں کے لعاب سے بعض پیدا شدہ چیزیں جن سے گھن نہ ہو حلال ہیں جیسے ابریشم، شکر تغال وغیرہ۔

مسئلہ: کسی معجون وغیرہ کو جس میں کیڑے پڑ گئے ہوں مع کیڑوں کے کھانا جائز نہیں اور کیڑے نکال کر جائز ہے۔ اور اگر شہد نچوڑنے میں کچھ وہ بچے بھی مل جائیں جن میں ابھی جان نہیں پڑی تو اس شہد کے کھانے میں کچھ حرج نہیں کیونکہ نہ تو وہ مردہ ہے اور نہ حیوان ہے۔

مسئلہ: تریاق الافاعی (ایک مرکب جس میں سانپ کا گوشت بھی ملایا جاتا ہے) حرام ہے۔

مسئلہ: سوائے خنزیر کے تمام وہ جانور جن میں دم سائل (بہنے والا خون) ہو خواہ ان کا گوشت کھانا حلال ہو یا حرام باقاعدہ ذبح کرنے سے گوشت اور چربی کے علاوہ دیگر اجزاء مثلاً کھال، آنتیں، اوجھڑی سنگدانہ پتہ اعصاب سب پاک ہو جاتے ہیں اور ان کا ہر طرح کا

خارجی استعمال درست ہے۔ جیسے سر پر باندھنا وغیرہ۔ آنتوں اور اوجھڑی اور سنگدانہ اور پتے کو نجاست ظاہری سے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ: مردار اور باقاعدہ ذبح نہ کیا ہوا جانور نجس ہے سوائے اجزائے ذیل کے۔

(1) بال، اور ہڈی جبکہ اس پر گوشت اور چکنائی بالکل نہ رہے۔ (2) کھال جبکہ دباغت ہو جائے۔ (3) کھال ہی کے حکم میں وہ اعضاء بھی ہیں جو جلدی اعضاء جلدی کہلاتے ہیں جیسے مثانہ، اوجھڑی، پوست، سنگدانہ، آنتیں، جھلیاں۔ یہ سب چیزیں بھی کھال کی طرح دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں۔ (5) پٹھے جبکہ دباغت ہو جائیں۔ (6) ناخن۔ (7) سم، (8) سینگ، (9) پر۔

مردار کے ان اجزاء کو پاک کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز ان کے ساتھ درست ہے، ان کی خرید وفروخت جائز ہے اور اگر ان کا کسی طرح کا خارجی استعمال کیا جائے درست ہے۔ مگر مردار کے کسی جزو کو کھانا درست نہیں خواہ وہ مردار جانور بذات خود حرام ہو یا حلال ہو۔

نوٹ: خنزیر کے مذکورہ بالا یہ اجزاء بھی ناپاک ہوتے ہیں۔

مسئلہ: ہاتھی دانت پاک ہے خواہ مردار ہاتھی کا ہو یا زندہ ہاتھی کا لیکن اس کا داخلی استعمال جائز نہیں۔ خارجی استعمال ہر طرح کا درست ہے۔

مسئلہ: جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا دودھ بھی حرام اور نجس ہے اور حلال جانور کا دودھ حلال اور پاک ہے۔ اگر حلال جانور مر بھی جائے تو اس کے تھنوں سے نکلا ہوا دودھ پاک اور حلال ہے۔ گدھی کا دودھ دق اور سل میں پینا تداوی بالحرام ہے۔ گھوڑی کا دودھ حلال اور پاک ہے کیونکہ گھوڑا بذاتِ خود حلال ہے اگرچہ جہاد کی مصلحت سے اس کے گوشت کھانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ: جو خون جونک نے پیا وہ ناپاک ہے البتہ جب وہ جونک کا جز بن جائے تو تبدیلی ماہیت کی بناء پر پاک ہو جاتا ہے۔ جونک کا جزو بننے کی علامت یہ ہے کہ سونتنے سے خون نہ نکلے۔

مسئلہ: حلال پرندوں کے کل فضلات سوائے خون کے پاک ہیں مگر استخباث کی وجہ سے داخلی استعمال کسی کا بھی درست نہیں ہے۔ البتہ مرغابی، مرغی اور بطخ کی بیٹ نجس ہے۔

مسئلہ: وہ سرمہ جس میں پتوں کے پانی ملائے جاتے ہیں اس میں اگر حلال پرندوں کے پتوں کا پانی پڑا ہے تب تو بلا تکلف جائز اور پاک ہے (سوائے مرغابی اور بطخ کے کہ ان کے پتوں کا حکم بھی بیٹ کا سا ہے) اور اگر حرام پرندوں کے پتوں کا پانی یا پرندوں کے علاوہ کسی اور خون والے جانور کا پتہ پڑا ہے تو ناپاک ہے اور صرف اس وقت جائز ہے جب پتوں کے پانی کی بنسبت دوسری ادویات مقدار میں زیادہ ہوں۔ لیکن نماز کے وقت آنکھوں کو دھونا پڑے گا اگر آنکھوں کے اوپر ادویات ملا پتہ کا پانی بہا ہے۔ اور اگر ادویات زیادہ نہیں ہیں۔ بلکہ غلبہ پتوں کے پانی کو ہے تو جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں یہ سرمہ نجس العین ہے۔

مسئلہ: بکری کا پتہ مع پانی کے چھلوری (انگلی یا ناخن کے اندر ہونے والے چھالے) پر چڑھانا امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر درست ہے۔

مسئلہ: اگر پتہ چھلوری پر چڑھایا اور اس کا اتارنا مضر ہے تو اس پر وضو کے وقت پانی بہالے اور اگر پانی بہانا بھی مضر ہو تو مسح کرے اور اگر مسح بھی مضر ہو تو چھوڑ دے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: حلال پرندوں کے علاوہ باقی تمام جانوروں کا پاخانہ ناپاک ہے۔ اور جس سے احتراز (بچاؤ) ممکن نہ ہو وہ معاف ہے جیسے مکھی کی بیٹ یا ریشم کے کیڑے کا فضلہ جو باوجود حتی الامکان کوشش کے بھی کچھ نہ کچھ ابریشم میں لگا ہی رہ جاتا ہے اور عموم بلوی کی وجہ سے چمگادڑ کی بیٹ پاک اور معاف ہے۔ چونکہ معاف ہونے کا مدار عموم بلوی پر ہے، لہٰذا جہاں عموم بلوی نہیں ہوگا جیسے سانپ کی بیٹ اور جونک کی بیٹ تو یہ نجس ہوگی اور شیاف مگسی (آنکھ میں لگانے کی ایک دوا ہے جس میں مکھی کی بیٹ پڑتی ہے) نجس ہوگا کیونکہ آنکھ کے بارے میں بلوی نہیں مگر آنکھ میں لگانا جائز ہوگا۔ کیونکہ غلبہ دیگر ادویات کو ہے نجس العین نہیں ہے۔ ہاں اگر آنکھ کے باہر بھی بہا ہو تو نماز کے وقت دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ: پرندوں کے علاوہ حلال حیوانات کا لعاب پسینہ اور میل پاک ہے اور پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور باقی فضلات سب نجس ہیں۔ نجاست غلیظہ ہیں۔

مسئلہ: غیر پرند حرام جانوروں کے تمام فضلات اور لعاب اور پسینہ اور میل سب نجاست غلیظہ ہیں اسی کے مطابق ہاتھی کے کان میں بھی نجس ہے۔ دوسری چیز میں ملا کر اس کا خارجی استعمال اس وقت درست ہے جبکہ میل اس پر غالب نہ ہو اور تنہا یا دوسری چیز پر غالب اس کا استعمال خارجی بھی درست نہیں۔ جس طلاء میں ہاتھی کے کان کا میل پڑا ہو لگانا جائز ہوگا کیونکہ اور اجزا سے کم ہے۔ ہاں ناپاک ہوگا اور نماز کے وقت دھونا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: چوہے کا پیشاب نجس ہے مگر مشقت وتنگی کی وجہ سے معاف ہے ایسے ہی اس کی مینگنی میں معافی کا حکم مواقع حرج تک محدود رہے گا مثلاً مینگنیاں کسی دوا یا عرق میں پڑ جائیں بشرطیکہ ٹوٹ کر مل نہ گئی ہوں یا مقدار میں زیادہ نہ ہوں اور بالقصد ان کا استعمال درست نہ ہوگا جیسے پیٹ پر لیپ کرنا یا کتے کے کاٹے ہوئے کو کھلانا الا یہ کہ اور کوئی دوا نہ ہو۔

مسئلہ: گدھے اور خچر کا پسینہ خلاف قیاس پاک ہے تو ان کا میل بھی پاک ہوا اور ان کا خارجی استعمال درست ہے۔

مسئلہ: انسان کا پسینہ اور میل اور آنسو اور سنک اور لعاب پاک ہے۔ لعاب داد پر لگانا یا آنکھ میں لگانا اور کان کا میل خارجی استعمال میں لانا درست ہے اور استخباث (یعنی گھن والے ہونے کی وجہ سے) اس کا داخلی استعمال کوئی جائز نہیں۔ قے قلیل جو ناقض وضو نہ ہو ناپاک نہیں مگر استخباث کی بنا پر اس کا داخلی استعمال جائز نہیں۔

مسئلہ: انسولین دو طرح کی ملتی ہے ایک جو گائے وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے اور دوسری جو مصنوعی طریقوں سے حاصل کی جاتی ہے۔ دوسری قسم (Humilin) وغیرہ اگرچہ نسبتاً مہنگی ہے لیکن جو مریض اس کی استطاعت رکھتے ہوں ان کے لئے فقط اسی قسم کے استعمال کی اجازت ہے پہلی قسم کا استعمال جائز نہیں۔

البتہ جو لوگ (Humilin) خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے پہلی قسم کا استعمال مجبوری کی وجہ سے جائز ہوگا۔

وجہ یہ ہے کہ انسولین یورپ وغیرہ میں تیار کی جاتی ہے جہاں گائے کا ذبح بھی شرعی طریقہ پر نہیں ہوتا لہٰذا اس سے حاصل شدہ انسولین بھی ناپاک اور حرام ہے۔ البتہ مجبوری واضطرار کی حالت میں حرام کا استعمال بطور دوا کے جائز ہے جبکہ کوئی متبادل دوا موجود نہ ہو۔

تبدیل ماہیت کا بیان:

تبدیل ماہیت سے احکام بھی بدل جاتے ہیں مثلاً انگور کا پانی (رس) پاک ہے لیکن جب وہ ایک دوسری چیز یعنی شراب بن گیا تو وہ نجس ہوگیا اور شراب جب دوسری چیز یعنی سرکہ بن جائے تو پاک ہوگئی۔ تبدیل ماہیت کے یہ معنی ہیں کہ ایک چیز سے ایسی دوسری چیز بن جائے جس کا حکم پہلی چیز کے بالکل خلاف ہو مثلاً ناپاک چیز ایسی چیز میں بدل گئی جو پاک ہوتی ہے تو وہ ناپاک چیز پاک ہوگئی مثلاً شراب ناپاک ہے مگر جب سرکہ بن گئی تو سرکہ ایک پاک چیز ہے تو وہ پاک ہوگئی اور اگر انقلاب ایسی چیز کی طرف ہوا جس کا حکم ویسا ہی ہے جیسا کہ انقلاب سے پیشتر تھا تو وہی حکم رہے گا پاک تھی تو پاک اور ناپاک تھی تو ناپاک مثلاً ہڈی جل کر راکھ ہوگئی تو انقلاب تو ہوا مگر حکم وہی رہا کیونکہ راکھ بھی پاک ہے اور اگر نطفہ خون بن گیا تو انقلاب تو ہوا مگر ناپاک کا ناپاک کی طرف اور حکم بدستور رہا۔ ہاں جب وہ گوشت بن گیا تو پاک ہوگیا کیونکہ گوشت پاک ہوتا ہے۔ اور اگر انقلاب یعنی تبدیلی ناتمام ہو اور دوسری غیر چیز نہیں بنی بلکہ صرف ظاہر شکل وصورت میں تبدیلی ہوگئی تو احکام نہ بدلیں گے جیسے ناپاک گیہوں کی روٹی پکالی کہ گیہوں کے بجائے روٹی کی شکل وصورت پیدا ہوگئی لیکن گیہوں کسی دوسری چیز میں تبدیل نہیں ہوئی۔

مسئلہ: اگر حشرات الارض کو شیشی میں بھر کر بذریعہ آنچ کے تیل بنالیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست نہیں۔ یہ انقلاب نہیں بلکہ صرف شکل کی تبدیلی ہے جیسے ناپاک گندم کا نشاستہ نکال لیا یا ناپاک پانی کا عرق کھینچ لیا یا مردار یا باقاعدہ ذبح نہ ہوئے جانور کے لبلبہ سے انسولین (Insulin) حاصل کرلی۔

مسئلہ: ماء اللحم کشید کیا گیا اور اس میں خون یا کوئی ناپاک چیز پڑ گئی تو عرق نجس اور حرام ہوگا اور اگر ماء اللحم میں کینچوے وغیرہ غیر ماکول پاک چیزیں ڈالی گئیں تو اس کا پینا حرام ہوگا۔ دونوں صورتوں میں تبدیلی ماہیت نہیں ہوئی۔

مسئلہ: دھواں ہر چیز کا پاک ہے کیونکہ دھواں ان جلے ہوئے اجزاء کا نام ہے جو نہایت چھوٹے اور ہلکے ہونے کی وجہ سے حرارت کے اثر سے اڑنے لگتے ہیں یا کوئلہ کے باریک ٹکڑے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسا کوئلہ جلنے کے بعد ہوتا ہے اور جل جانا تبدیل ماہیت ہے۔

نجس چیز کی بھاپ بھی نجس ہے کیونکہ بھاپ میں جلنا نہیں ہوا بلکہ وہی نجس پانی حرارت کے اثر سے اڑنے لگا اور بھاپ بن گیا۔ اگر نجس بھاپ اور دھواں مل جائے تو نجس ہوگا کیونکہ نجس اور غیر نجس کا خلط ہوگیا۔ بھاپ اور دھوئیں کے مل جانے کی علامت یہ ہے کہ کسی جگہ جم کر ٹپکنے لگے۔ تو کسی ناپاک چیز میں سے اگر سیاہ رنگ کی بھاپ بھی اٹھے تو وہ بھاپ اور دھواں ملا ہوا ہے اور ناپاک ہے۔

مسئلہ: خرگوش کی خشک مینگنیاں حقہ میں بھری گئیں تو پیٹ کے ریاح توڑنے کے لئے ان کا پینا درست ہے کیونکہ دھواں پاک ہے اگرچہ پانی میں ہو کر آیا ہے کیونکہ پانی میں آنے سے پہلے پاک تھا۔ اور اگر تر مینگنیاں بھری گئیں یا خشک مینگنیوں کو شیرہ میں ملا کر بھرا گیا تو اس کا دھواں کی آمیزش کی وجہ سے نجس ہوگا اور حقہ اور چلم اور منہ سب نجس ہوگا اور اس کا پینا حرام ہوگا۔

مسئلہ: ناپاک چیز پانی میں پکا کر بھپارہ دینا یعنی اس کی بھاپ بدن کو یا کپڑے کو لگانا ناپاک چیز کا لیپ کرنے کے حکم میں ہے یعنی بذات

خود درست ہے مگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو جائے گا بشرطیکہ اتنی بھاپ لگ جائے کہ کوئی قطرہ ٹپک جائے اور صرف گرم ہونے سے نجاست کا حکم نہیں ہوتا۔

مسئلہ: نوشادر کو گدھے کے پیشاب میں یا کسی اور نجس چیز میں ملا کر ایک برتن میں رکھ کر اوپر دوسرا برتن رکھا پھر گل حکمت کر کے جوہر اڑایا تو جو جوہر اوپر کے برتن میں جم گیا وہ پاک نہیں کیونکہ وہ اسی نجس نوشادر کے بخارات ہیں اور بخارات میں تبدیلی ماہیت نہیں ہوتی۔

مسئلہ: راکھ ہر چیز کی پاک ہے کیونکہ تبدیل ماہیت ہو گئی۔ اسی بنا پر انسان کی ہڈی کی راکھ اور خنزیر کی ہڈی کی راکھ بھی پاک ہے اور اس کا کا داخلی اور خارجی استعمال بھی جائز ہے لیکن انسان کی ہڈی کو جلانا مسلمان کو درست نہیں اگر ضرورت ہو تو ہندوؤں کے مرگھٹ میں سے راکھ لے لیں۔

مسئلہ: اگر تیل میں حشرات الارض جلا کر کوئلہ کر لئے گئے تو اس تیل کا کھانا اور لگانا اور اس جلے ہوئے کوئلہ کا کھانا اور لگانا سب درست ہے کیونکہ تبدیل ماہیت کی وجہ سے حشرات میں جو استخباث تھا وہ جاتا رہا۔

مسئلہ: اگر گوبر یا اور کسی ناپاک چیز کا تیل میں ڈال کر جلایا گیا تو وہ چیز تبدیل ماہیت کی بنا پر پاک اور حلال ہو گئی تیل سے خوب اچھی طرح صاف کر کے کام میں لائیں اور تیل نجس ہے کیونکہ جب نجس چیز اس میں ڈالی گئی تو وہ ناپاک ہو گیا اور اس کے بعد کسی طریقہ سے اس کی طہارت نہیں ہوئی۔ اس کا خارجی استعمال درست ہے البتہ نماز کے وقت دھولیا جائے اور داخلی استعمال جائز نہیں۔

تجویز ادویہ سے متعلق چند اور احکام:

مسئلہ: زہریلی ادویات کی اتنی قلیل مقدار کہ جو مضر نہ ہو اس کا استعمال معالجہ میں جائز ہے لیکن مضر مقدار کا استعمال حرام ہے۔

مسئلہ: کسی شخص کو کسی نشہ کی مثلاً افیون پڑ گئی ہو کہ اگر اس نشہ آور شے کا استعمال نہ کرے تو ہلاک ہو جائے گا تو زندگی بچانے کے لئے اس نشہ آور شے کا استعمال اس کے لئے حلال بلکہ واجب ہو گیا اور ضروری ہوگا کہ وہ بتدریج اس میں کمی کرے یہاں تک کہ اس سے خلاصی حاصل ہو جائے۔

مسئلہ: مسلمان طبیب غیر مسلم مریض کو نجس دوا دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ غیر مسلم مریض اپنے مذہب کی رو سے اس کو نجس یا ناجائز نہ سمجھتا ہو اور بعد اطلاع وہ مریض خود اپنے اختیار سے اس کو استعمال کرے۔

شراب بھی اس حکم میں داخل ہے بشرطیکہ طبیب محض زبانی بتلا دیتا ہے یا نسخہ لکھ دیتا ہے۔

اور اگر دوا اپنے پاس سے دیتا ہے تو ایسی دوا اگر نجس العین مثل خمر کے ہے تو ناجائز ہے۔

مسئلہ: زخم پر گوندھا ہوا آٹا رکھا اور معلوم ہے کہ اس سے فائدہ ہوتا ہے تو کھانے کی چیزوں کا مرہم کے طور پر استعمال جائز ہے۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆